جمعہ 6- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL
61

213029

جمعہ 6- نومبر 1998ء 16 رجب 1419 ہجری- 6- نبوت 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 248

ابتلا ضروری ہیں

حضرت خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے ایسے مومن بھی گزرے ہیں جن کے لئے گڑھے کھودے گئے انہیں اس میں گاڑ دیا گیا پھر آرا لایا گیا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا گیا مگر وہ اپنے دین اور ایمان سے نہ پھرے۔ بعض اوقات لوہے کی کنگھیوں سے ان کا گوشت نوچ لیا جاتا ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے مگر یہ ظلم بھی ان کو دین سے جدا نہ کر سکا۔

(صحیح بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب مالقی النبی واصحابہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلاء ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔ گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دیئے ان کے اموال پر بھی ابتلائے آئے۔ جانوں پر بھی' خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلاء نہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا۔ ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دے دیا۔ تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتداء و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلاء جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام۔ متقی کا شیوہ نہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 444-445)

عہدہ داران جماعت توجہ فرمائیں

○ وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو گا۔ انشاءاللہ۔ آپ سے گذارش ہے کہ

1۔ احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کریں کہ اللہ وقف جدید کے چندوں میں بہت برکت عطا فرمائے۔

2۔ جماعت کے سب افراد بڑوں چھوٹوں' مردوں عورتوں کو وقف جدید میں شامل کریں۔

3۔ کوشش فرمائیں کہ احباب اپنا چندہ فوری ادا کریں۔

اس کے لئے وفود بنا کر رابطے کئے جائیں۔ اللہ حسن عمل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ENT سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین ایوبی صاحب ای این ٹی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لے آئے ہیں۔ ضرورت مند احباب سے گذارش ہے کہ وہ ہسپتال کے اوقات کار (صبح 8 بجے تا 2 بجے) استفادہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

مومنوں پر ابتلاؤں کا آنا سنت الٰہی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاؤں کے دریاؤں میں سے گذارتا ہے اور پھر انہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ آج تک دنیا میں کوئی نبی بھی ایسا نہیں آیا جس کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے سخت سے سخت ابتلاؤں میں ڈال کر اس کا امتحان نہ لیا ہو۔ یا مصائب کی بھٹی میں ڈال کر اسے صاف نہ کیا ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کے بندوں نے اپنے خون سے یا اپنے مال اور اپنے وطن اور اپنے عزیز و اقرباء کی قربانی سے اپنے صدق پر مہر لگائی تب انہیں خدا تعالیٰ کے حضور عزت بخشی گئی۔ اور وہ دنیا میں بھی کامیاب ہوئے اور آخرت میں بھی انہیں بلند درجات عطا کئے گئے۔ پس مخالفین کی اذیتوں سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ صبر اور برداشت سے کام لیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے تمام دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہیں اور وہ جب چاہے ان کو ہدایت دے سکتا ہے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ غزوۂ حنین میں مکہ کا ایک مخالف شخص جس کا نام شیبہ تھا مسلمانوں کی طرف سے اس ارادہ کے ساتھ جنگ میں شامل ہو گیا کہ جب دونوں لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقعہ پا کر محمد رسول ﷺ کو قتل کر دوں گا جب لڑائی تیز ہوئی اور دشمنوں کی تیر اندازی کی وجہ سے اسلامی لشکر میں بھاگڑ مچ گئی اور ایک وقت ایسا آیا جب رسول کریم ﷺ کے گرد صرف چند صحابہؓ رہ گئے تو شیبہ نے تلوار کھینچی اور رسول کریم ﷺ کے قریب ہونا شروع کیا وہ خود کہتا ہے کہ جب میں رسول کریم ﷺ کی طرف بڑھا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرے اور آپ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ بھڑک رہا ہے اور اگر میں اور قریب ہوا تو وہ شعلہ مجھے بھسم کر کے رکھ دے گا اتنے میں رسول کریم ﷺ نے مجھے دیکھ لیا۔ اور فرمایا شیبہ ادھر آؤ۔ جب میں آپ کے قریب گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا اور فرمایا۔ اے خدا! شیبہ کو ہر قسم کے شیطانی خیالات سے نجات عطا فرما۔ وہ کہتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کا ہاتھ پھیرنا تھا کہ خدا کی قسم میرے دل سے آپ کی ساری دشمنی اور عداوت جاتی رہی اور میرا دل آپ کی محبت سے بھر گیا۔ پھر آپ نے فرمایا شیبہ اب آگے بڑھو اور دشمن سے لڑو۔ تب میں آگے بڑھا اور میں نے دشمن سے لڑنا شروع کر دیا میرے دل میں اس وقت سوائے اس کے اور کوئی خواہش نہیں تھی کہ میں اپنی جان قربان کر کے محمد رسول اللہ ﷺ کو بچاؤں اور خدا کی قسم اگر اس وقت میرا باپ بھی زندہ ہوتا اور وہ میرے سامنے آجاتا تو میں اس کا سر اتارنے سے بھی دریغ نہ کرتا۔ پس مخالفتوں پر صبر اور دعاؤں سے کام لینا چاہئے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 95-94)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

شہد پر تحقیق کی دعوت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں-

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ اس میں لوگوں کے لئے ایک شفا رکھی گئی ہے- ہمیں اس شفا کی ہمیشہ تلاش کرتے رہنا چاہئے کیونکہ ابھی تک شہد سے وابستہ شفا کا پورا علم ہمیں نہیں ہوا- ہاں اتفاقاً شہد کی کچھ خوبیوں کا علم ہوتا رہتا ہے- لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے شہد کو ایک عظیم شفا کا حامل قرار دیا ہے اس لئے اس میں لازماً ایک پورا نظام شفا موجود ہے جس تک ابھی ہماری رسائی نہیں ہوئی- ہومیو پیتھ احمدیوں کو چاہئے کہ شہد پر بھی تحقیق کرتے رہیں اور اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قرآن شریف نے "مختلف الوانہ" فرمایا ہے کہ اس کے رنگ جدا جدا ہیں جس کا مطلب ہے کہ ہر رنگ والا شہد الگ الگ بیماریوں پر اثر انداز ہو گا' ہر بیماری پر اثر انداز نہیں ہو گا- اس کے شفا کے دائرہ کار رنگوں سے بھی تعلق ہے اور رنگوں کا پھولوں' موسموں اور علاقوں سے بھی تعلق ہے- یعنی شہد ایک دوا نہیں بلکہ سینکڑوں دواؤں کی ایک نوع کا نام ہے- ہر ملک میں وہاں کے شہد پر تحقیق ہونی چاہئے کہ وہ کن پھولوں سے بنتا ہے اور ان پھلوں اور پھولوں کا کیا مزاج ہے اور کیا انہیں طب میں استعمال کیا گیا ہے یا نہیں- جس طرح چین میں بہت وسیع پیمانے پر ان جڑی بوٹیوں پر تحقیق ہوئی تھی جو کبھی ان کی روایتی طب میں استعمال ہوا کرتی تھیں- اس تحقیق سے ثابت ہوا تھا کہ ان میں تقریباً نصف پرانی دوائیں جدید ایلو پیتھک دواؤں کے مقابل پر زیادہ بہتر ہیں اور سستی بھی ہیں- دوسرے ان دواؤں میں ایسے ایسے عجیب و غریب اثرات ملے ہیں جو جدید ایلو پیتھک طبیبوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھے- پس ساری دنیا کے احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے علاقہ میں شہد پر تحقیق کریں کہ وہاں کونسی بیماریاں ہیں اور کون سا شہد ان مخصوص بیماریوں کے لئے کہاں تک اور کس طریق پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوتا ہے- یہ طبی نہیں بلکہ ہمارا مذہبی فریضہ بھی ہے-

(ہومیو پیتھی ص 382)

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈشدہ:-30- ستمبر 1998ء

ایک سبق آموز کہانی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

وہ کہانی ایسی ہے جس میں حضرت مسیح موعود کا ایک معجزہ بھی ہے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہتے ہیں کہ گوجرانوالہ میں ایک بہت مخلص (رفیق) ہوا کرتے تھے۔ جو منشی صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ منشی صاحب ایک دفعہ قادیان آئے تو اپنے ایک دوست جو وکیل تھے ان کو بھی ساتھ لے آئے وکیل صاحب شراب کے بہت رسیا تھے۔ اتنے عادی تھے کہ ان کا بیان تھا کہ جو مرضی ہو جائے یہ مجھ سے نہیں چھٹ سکتی۔

بڑے پیروں فقیروں کے پاس گئے علاج کرنے والوں کے پاس گئے مگر شراب چھٹ نہ سکی- پھر وہ ان کو حضرت خلیفہ اول سے ملوانے کے لئے لے کے آئے اس خیال سے کہ حضرت خلیفہ اول کو بتا دیں گے اور وہ اپنے درس میں شراب کے نقائص اور حرمت کے متعلق ساری باتیں بیان کریں گے۔

حضرت خلیفہ اول نے طب کے لحاظ سے بھی اور قرآن و حدیث کے حوالے سے جو کچھ اس میں برائیاں تھیں ساری بیان کر دیں- باہر نکلنے پر منشی صاحب نے پوچھا سنائیں جی- کیسی رہی اس نے کہا ایسی تفسیر میں نے کبھی نہیں سنی- لیکن شراب نہیں چھٹ سکتی- وہ اپنی جگہ ہے-

انہوں نے کہا اچھا چلو حضرت مسیح موعود سے مل آتے ہیں ان دنوں حضرت مسیح موعود باغ میں ٹھہرے ہوئے تھے- حضرت کو بتایا نہیں گیا کہ اس شخص کو شراب کی عادت ہے جو چھٹتی نہیں- حضرت مسیح موعود نے ایک تذکرہ شروع کر دیا اور تذکرہ بہت مزے کا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا-

ایک بادشاہ تھا اس کو مٹی کھانے کی بہت عادت تھی اس کے جو وزیر اور مصاحب تھے- انہوں نے جب دیکھا کہ بادشاہ مٹی کھاتا ہے انہوں نے مٹی کی بہت تعریف کی- انہوں نے کہا مٹی سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے- ہم سب مٹی کے بنے ہوئے ہیں، مٹی سے پودے اگتے ہیں ان سے ہماری غذا پیدا ہوتی ہے مٹی کی تعریف میں انہوں نے پل باندھ دیئے اور کہا آخر ہم نے مٹی ہی میں جانا ہے غرضیکہ بہت ہی تعریفیں کیں بادشاہ اور بھی پکا ہو گیا- کہ واقعی مٹی سے بہتر اور کوئی چیز نہیں-

فرمایا:- جو بچے مٹی کھاتے ہیں ان کے جگر تباہ ہو جاتے ہیں آہستہ آہستہ جگر پہ مٹی بیٹھ جاتی ہے اور اس کو کینسر کر دیتی ہے- پھر آہستہ آہستہ رنگ پیلا پڑ جاتا ہے بھوک ختم' معدہ تباہ کچھ بھی باقی نہیں رہتا انسان کا...... بہت ہی خطرناک بیماری بن جاتی ہے-

بادشاہ سلامت کو وہ بیماریاں لگ گئیں بادشاہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا مٹی تو بڑی خطرناک نکلی ہے مجھے تو لے بیٹھی ہے تو مصاحبین نے کہا کہ یہ تو ایسی خبیث چیز ہے- دیکھو ہمارے پاؤں اس پر پڑتے ہیں اس کو ہم پاؤں تلے روندتے ہیں اور جو گند بلا مرے اسی میں دفن ہوتا ہے سؤر ہو کتا ہو جو گندہ آدمی ہو وہ اسی میں مرمٹ جاتا ہے اور پہلی قومیں جن پر عذاب آئے تھے وہ سب مٹی میں دفن ہیں-

انہوں نے اتنی برائیاں مٹی کی بیان کیں کہ کوئی حساب نہیں رہا- بادشاہ نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو مگر میں مٹی چھوڑ نہیں سکتا- سارے ملک میں اعلان کروائے گئے ڈھنڈورے پٹ گئے کہ بادشاہ سلامت مٹی چھوڑنا چاہتے ہیں مگر- صرف دوائیاں نہ بتاؤ چھڑوا کے دکھاؤ- چنانچہ بڑے بڑے حکیم بڑے بڑے طبیب آئے وہ سب مٹی کے نقصانات بیان کرتے تھے بادشاہ سننے کے بعد کہتا تھا جاؤ حتیٰ کہ بادشاہ مرنے کے قریب ہو گیا آخر ایک دن باہر سے آیا ہوا ایک سیاح جو نہ صرف قابل تھا بلکہ حکمت والا انسان تھا-

اس نے بادشاہ کی زنجیر ہلائی- پہرے دار نے پوچھا کہو کیا بات ہے اس نے کہا میرے پاس بادشاہ کا علاج موجود ہے اور میں اس کو ٹھیک کر سکتا ہوں اس کی بہت آؤ بھگت کی گئی دربار لگا ہوا تھا اسے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا گیا-

ادھر بادشاہ کی حالت یہ تھی کہ نیم مردہ حالت میں پڑا ہوا تھا بری حالت ہوئی ہوئی تھی لیکن کہتا تھا مٹی میں نہیں چھوڑ سکتا- سیاح نے کہا بادشاہ سلامت آپ کی مٹی میں چھڑوا سکتا ہوں لیکن آپ یہ بتائیں کہ علاج یہاں کروں یا علیحدگی میں بادشاہ نے سوچا کہیں لوگوں کے سامنے ذلت ہی نہ ہو شرمندگی ہی نہ اٹھانی پڑے- اس نے کہا اندر چلو علیحدگی میں علاج کرو- وہاں جا کے اس نے بادشاہ سے کہا کہ صرف ایک علاج ہے کہ آپ سلطنت چھوڑ دیں بادشاہ نے کہا یہ کیا علاج ہوا؟

اس نے کہا دیکھو جب سلطنت ہوتی ہے تو لڑائیاں بھی کرنی پڑتی ہیں بڑے بڑے دشمن حملہ آور ہوتے ہیں- ان کو شکست دینی پڑتی ہے تو جو اپنے نفس کو شکست نہ دے سکے وہ دوسروں کو کیسے شکست دے سکتا ہے- یہ ناممکن ہے- اس لئے آؤ مل کر ہم سیر و سیاحت کرتے ہیں کیونکہ آپ بادشاہ بننے کے قابل نہیں ہیں- جو اپنے نفس کو شکست دے وہ اس قابل ہے کہ اس سلطنت پر بیٹھے- بادشاہ سوچ میں پڑ گیا اس کے دل میں پہلی دفعہ ایک ایسی گھنٹی بجی کہ آہستہ آہستہ سویا ہوا نفس بیدار ہو گیا اس نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو جو مٹی سے مار کھا جائے اس نے بادشاہی کیا کرنی ہے- آج کے بعد میں مٹی نہیں کھاؤں گا اور واقعتاً نہیں کھائی- سیاح نے اسے بعض علاج بھی بتا دیئے- اور بادشاہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گیا- حکومت پہ بیٹھا اور اس طرح خدا تعالیٰ نے اس کو بچا لیا-

اب یہ واقعہ وکیل صاحب کے سامنے سنا رہے ہیں جسے اپنے نفس پہ قابو نہیں تھا- حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے شراب کی خرابیاں نہیں بتائیں- بلکہ ان کا ذکر تک نہیں کیا پتہ بھی نہیں تھا کہ یہ شراب پیتا ہے-

جب یہ باتیں ختم ہوئیں تو وہ وہاں سے چلے ہیں- تو منشی صاحب نے وکیل صاحب کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا خیال- آج کے بعد مجھ پر شراب پینا حرام ہے- سوال ہی نہیں پیدا ہوتا- اس کے بعد وہ لمبا عرصہ زندہ بھی رہے پھر کبھی شراب کو ہاتھ تک نہیں لگایا- شاید احمدی بھی ہو گئے تھے-

مگر یہ واقعہ بہت عظیم الشان ہے-

فرمایا:- نفس پہ فتح حاصل کرو

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لطائف

عثمان چینی صاحب نے ایک لطیفہ سنایا

ایک ماں نے اپنے بچے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا دیکھو سگریٹ بہت نقصان دہ ہوتے ہیں یہ نہیں پینے چاہئیں- اس سے عمر بھی کم ہو جاتی ہے اچھا تو اس کا مطلب ہے دادا جان سگریٹ پیتے ہیں ان کی عمر 70 سال ہے اگر یہ سگریٹ نہ پیتے ہوتے تو آج 80 سال کے ہوتے-

حضور ایدہ اللہ نے بھی ایک لطیفہ سنایا

ایک استاد نے بچے سے پوچھا اگر آسمان صاف ہو تو اوپر دیکھنے سے کیا دکھائی دے گا بچے نے جواب دیا نیلا آسمان اگر رات کا وقت ہو گا تو ستارے دکھائی دیں گے استاد نے کہا شاباش-

اس نے پھر بچے سے کہا اگر بارش ہو رہی ہو تو پھر کیا دکھائی دے گا "چھتری" بچے نے معصومیت سے جواب دیا-

بگولہ

فرمایا: ہوا اگر تھوڑی سی جگہ میں ایک نقطے پر بہت گرم ہو جائے تو ہوا بڑی تیزی سے اوپر اٹھے گی- جب ہوا اوپر اٹھتی ہے تو اردگرد کی ہوا اس کی جگہ لینے آ جاتی ہے-

تم لوگوں نے Tornado کے متعلق سنا ہو گا وہ گھوم بھی رہا ہوتا ہے اور چل بھی رہا ہوتا ہے اس کے آگے چلنے کی رفتار تھوڑی ہوتی ہے مگر گھومنے کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے چونکہ وہ چھوٹی جگہ میں نہیں ہوتا کافی بڑے چکر میں ہوتا ہے اس لئے جو چیزیں بیچ میں آ جاتی ہیں وہ اوپر نکل جاتی ہیں-

بگولہ اتنی بھاری چیزیں اوپر اٹھا لیتا ہے کہ انسان ویسے سوچ بھی نہیں سکتا- ایک دفعہ پاکستان کے ایک شہر میں بہت سخت بگولہ آیا تھا کہ اس سے پہلے پاکستان کی تاریخ میں ایسا خطرناک بگولہ کبھی نہیں آیا تھا-

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

ذکرِ حبیب

حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب کی یادیں

حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ 1963ء پر ذکر حبیب کے عنوان سے تقریر فرمائی جو الفضل 17'18 جنوری 64ء میں شائع ہوئی۔ اسے افادہ عام کے لئے پھر شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

ماہ مارچ 1897ء کے اوائل میں جب میری عمر 15 سال کی تھی میں اپنے چچا مرحوم حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر کے ساتھ قادیان گیا تھا جو کہ 313 رفقاء کی فہرست میں شامل ہیں وہاں میں نے 5 مارچ 1897ء عید کے دن سیدنا حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔

تیسرے دن جب ہم لاہور واپس پہنچے تو معلوم ہوا کہ کل عصر کے وقت پنڈت لیکھرام کو کسی نے قتل کر دیا ہے اور مسلمانان لاہور میں یہ عام چرچا تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔ اس وجہ سے آریوں میں مسلمانوں کے برخلاف سخت اشتعال پھیل گیا تھا۔ اور ان سے ترک تعلقات کی تحریکیں بڑے زور و شور سے جاری تھیں یہاں تک کہ مسلمانوں کو اشیائے خورد نوش کی دکانیں کھولنی پڑی تھیں اور مسلمانوں کو شیرینی میں زہر دیئے جانے کی وارداتیں بھی ہو گئی تھیں ہماری جماعت کے احباب گمٹی بازار والی مسجد میں حضرت اقدس کی پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام کے پوری ہو جانے پر تقریریں کیا کرتے تھے میں اکثر قادیان جایا کرتا تھا۔ اور عید کے دن تو لاہور کے اکثر احباب قادیان جاکر حضرت مسیح موعود کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ کبھی کبھی ہو تا تھا اور ہم لوگ حضور کے خطبہ عید سے مستفیض ہوا کرتے تھے' حضرت مسیح موعود گرمی کے موسم میں نماز مغرب کے بعد پرانی بیت مبارک کی چھت پر اس کی غربی جانب کی شہ نشین پر رونق افروز ہوتے تھے اور حضور کی دائیں جانب حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب اور بائیں جانب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ہوا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں حضور کھانا بھی اپنے مہمانوں کے ساتھ ہی تناول فرمایا کرتے تھے۔ اگر کسی مہمان کے پاس سالن کم ہو جاتا تھا تو حضور اپنے سامنے سے سالن کا زائد پیالہ اس کے سامنے بڑھا دیتے تھے حضور کھانا تھوڑا ہی کھاتے تھے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے شوربے کے ساتھ لگا لگا کر کھاتے تھے۔ بیت کی چھت پر جانے کے لئے لکڑی کے تختوں کی سیڑھی ہوتی تھی اور پیرانہ سالی کے باوجود اس کے دائیں بائیں بازو سے سہارا لئے بغیر ایک پہلوان کی طرح سیدھے اوپر چڑھتے تھے۔ اس وقت حضور کے پاس گرم چادر یا دُھسہ ہو تا تھا۔ جو حضور شہ نشین پر بیٹھنے سے پہلے اپنے نیچے رکھ لیتے تھے۔ ظہر کے بلاوے کے بعد حضور جلدی بیت مبارک میں تشریف لے آتے اور احباب جماعت کے ساتھ بیٹھ کر دینی گفتگو شروع فرما دیتے۔ حضور کے پاس بیٹھنے والوں کو حضور کی طرف سے ایک اعلیٰ قسم کی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی۔ جو عام خوشبوؤں سے نرالی اور عجیب ہوتی تھی۔

غالباً 1901ء کا ذکر ہے کہ ایک دن جب حضور بیت مبارک میں نماز ظہر کا انتظار فرمار ہے تھے۔ تو ایک معزز مسلمان جن کا حضرت اقدس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ اور جو ڈاک خانہ جات کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ حضور کی ملاقات کے لئے بیت میں آگئے۔ ان کا نام خان شجاع الدین خان بی۔ اے تھا اور وہ اپنے سرکاری کام کے دورہ پر آئے ہوئے تھے' پہلے وہ کسی زمانہ میں لاہور کے اسلامیہ ہائی سکول میں بطور ٹیچر کے ملازم رہ چکے تھے۔ اور مجھے خوب جانتے تھے کیونکہ میں ان کا شاگرد رہ چکا تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ مجھے اپنے ساتھ قادیان کے ڈاک خانہ میں لے گئے جہاں ایک ہندو پوسٹ ماسٹر بیٹھا تھا' خان صاحب نے اس کے سامنے مجھ سے دریافت فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب کے پاس جو یہ خوشبو آئی تھی وہ کس چیز کی تھی۔ میرے جواب دینے سے پہلے ہی پوسٹ ماسٹر صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب کے مرید افریقہ وغیرہ بیرونی ممالک سے جو عنبر و کستوری وغیرہ بھیجتے رہتے ہیں ان کے پارسل تو میرے ہاتھ سے ہی گزرتے ہیں اور یہ انہی چیزوں کی خوشبو ہے اس پر خان شجاع الدین خان صاحب نے قدرے ترش لہجے میں فرمایا کہ میں کیا ان چیزوں کو نہیں جانتا اور ان کی خوشبوؤں سے واقف نہیں ہوں۔ میں تو اس قسم کی خوشبوؤں کو خود استعمال کرتا رہتا ہوں۔ وہ خوشبو تو ان سے الگ تھی۔ اس پر پوسٹ ماسٹر خاموش ہو گیا۔ اور میں نے خان صاحب سے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کو طرح طرح سے نوازتا ہے۔ یہ اس کی نوازش ہے کہ اس کے بندوں میں روحانیت کے غلبہ کی وجہ سے نور بھرا ہوا ہوتا ہے جس سے ان کے اندر سے ایسی خوشبو آتی ہے۔ جو عام خوشبوؤں سے نرالی اور بالاتر ہوتی ہے۔ اس پر خان صاحب نے فرمایا کہ ہاں میں یہ بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے بعد میں واپس آگیا۔ افسوس کہ اس کے بعد مجھے خان صاحب سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

1902ء کے اوائل میں ایک عیسائی نوجوان عبدالحق نامی قادیان آگئے۔ وہ لاہور کے مشن کالج میں بی۔ اے کے طالب علم تھے۔ انہوں نے چند روز حضرت مسیح موعود سے مذہبی سوالات کئے۔ اور تشفی ہو جانے کے بعد احمدیت قبول کر کے حضور کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔ وہ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ٹیچر مقرر ہو گئے کچھ عرصہ کے بعد حضور نے ان کو پچاس روپے اپنی جیب سے دے کر فرمایا کہ ماسٹر صاحب آپ لاہور جا کر کتابیں خرید لائیں اور بی۔ اے کے امتحان کی پرائیویٹ تیاری کر لیں۔ کیونکہ مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ پادری لوگوں کو شماتت کا موقعہ نہ ملے۔ اور وہ یہ نہ کہیں کہ احمدی ہو جانے کی وجہ سے آپ کی ترقی رک گئی ہے چنانچہ ماسٹر عبدالحق صاحب نے لاہور جا کر کتابیں خرید لیں اور بی۔ اے کی تیاری شروع کر دی۔ اس کے بعد امتحان کے قریب آجانے پر وہ لاہور میں میرے پاس آ گئے۔ کیونکہ وہ مشن کالج میں میرے کلاس فیلو رہ چکے تھے۔ اور ان کے احمدی ہو جانے کے بعد مجھے ان سے محبت ہو گئی تھی۔ جب وہ بی۔ اے کا امتحان دے کر واپس قادیان گئے۔ تو میں ان کے ساتھ گیا۔ جب ماسٹر صاحب نے حضور سے مصافحہ کیا۔ تو حضور نے ان سے پوچھا کہ آپ کے پرچے کیسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور پرچے تو معمولی ہی ہوئے ہیں اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کی کامیابی کے لئے بہت دعا کی ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی کامیابی کے متعلق بشارت بھی مل جائے مجھے پادریوں کی شماتت کا بڑا خیال ہے۔ یہ سن کر ہم دونوں بیت کے باہر آگئے اور میں نے ماسٹر صاحب کو کہہ دیا کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب نے مجھے بتایا کہ حضور نے میری کامیابی کی بشارت بھی مجھے دے دی تھی چنانچہ کامیاب ہونے کے بعد بھی ماسٹر صاحب عرصہ تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر کے ملازم رہے۔ اب وہ وفات پاچکے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود کو خود ان سے امتحان دلوانے کا خیال ہوا اور ان کو کتابیں خریدنے کے لئے خود رقم عطا فرمائی۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی کامیابی کی بشارت پا کر انہیں کامیابی کی خوشخبری سنائی اور وہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو گئے۔

1903ء میں حضرت مسیح موعود مولوی کرم دین والے مقدمہ کے لئے اکثر گورداسپور تشریف لے جایا کرتے تھے بتاریخ 19۔ اگست اس مقدمہ کی پیشی مقرر تھی۔ میں بھی اس دن گورداسپور چلا گیا اور مجھے بھی عدالت میں حاضری کا موقعہ مل گیا۔ حضور شیخ احمد علی صاحب پلیڈر کی کوٹھی میں قیام فرماتے۔ میں نے دیکھا کہ حضور کوٹھی میں ہی رہے اور احباب جماعت کچہری کے احاطہ میں جا بیٹھے تھے۔ لیکن حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب حضور ہی کے پاس کوٹھی میں پیچھے رہے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر دیکھوں کہ وہ دونوں بزرگ کیوں نہیں پہنچے جب میں کوٹھی میں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور غنودگی کی سی حالت میں آپ الہامات لکھوا رہے ہیں۔ حضور نے میرے سامنے ایک یہ الہام سنایا (-) ترجمہ

یعنی تیری شان اور مرتبہ کے بارے میں پوچھیں گے کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے پھر ان کو اپنی لہو ولعب میں چھوڑ دے یہ الہام سن کر میں واپس کچہری میں چلا آیا اور کسی کو میرے آنے جانے کی خبر نہ ہوئی اسی دن جب حضور عدالت میں تشریف لائے تو مجسٹریٹ نے حضور سے آپ کی شان اور مرتبہ کے متعلق دریافت کیا۔ اور سوال کیا کہ آپ کی شان اور مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ آپ کی کتاب تحفہ گولڑویہ ص 50 میں لکھا ہے تو حضور نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے میرا یہی مرتبہ ہے اسی نے یہ مرتبہ عطا کیا ہے تب وہ الہام جو خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا وہ اسی دن عصر کے وقت پورا ہو گیا اور جماعت کے احباب میں ایمان کی زیادتی کا موجب ہوا۔

1905ء میں میں نے بی اے کا امتحان پاس کر لیا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ملازم ہو گیا ایک دن میں نے حضرت مسیح موعود سے بذریعہ عریضہ دریافت کیا کہ میں مزید تعلیم کے لئے ولایت جانا چاہتا ہوں حضور اپنے مشورہ سے مشرف فرمائیں حضور نے جواباً تحریر فرمایا کہ آپ اپنے رشتہ داروں سے مشورہ کرلیں اور استخارہ بھی کرلیں پھر جس طرف طبیعت مائل ہو اسے اختیار کرلیں اس کے چند منٹ بعد حضور مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں تشریف لے آئے یہ وہی کمرہ ہے جس میں سرخ سیاہی کے قطرات حضور کی قمیض پر گرنے والا کشف ہوا تھا حسن اتفاق سے میں بھی اس وقت اسی کمرہ میں موجود تھا پہلے تو حضور نے مولوی محمد علی صاحب سے چند ضروری باتیں فرمائیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ کس غرض کے لئے ولایت جانا چاہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ چونکہ میں نے بی اے پاس کرلیا ہے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا چاہتا ہوں اس پر حضور نے فرمایا کہ میں کسی نوجوان کا وہاں جانا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہاں دہریت پھیلی ہوئی ہے اور مذہب کو لوگ ایک سوسائٹی سمجھتے ہیں اور اگر کوئی خدا کا نام لے تو لوگ اس پر ہنسی کرتے ہیں اور جیسا کہ آج کل یہاں زلزلے آرہے ہیں اگر وہاں زلزلہ آ جائے تو شہر کے تباہ ہو جانے کا خطرہ ہے کیونکہ شہر نیچے سے کھوکھلا ہے شہر کے نیچے پانی کی بجلی کی، پاخانے کی اور ریلوں کی نالیاں ہیں یہ سن کر میں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پہ رکھ کر عرض کیا کہ حضور میری توبہ میں کبھی ولایت جانے کا نام نہیں لوں گا۔ پھر حضور کمرہ سے باہر تشریف لے گئے یہ یاد رہے کہ حضور کا یہ مشورہ صرف میرے لئے ہی تھا اور اس وقت سے مخصوص تھا کیونکہ ان ایام میں ہندوستان سے باہر ہماری کوئی بیت نہیں تھی اور ہمارے مشن کا کوئی مرکز یورپ میں اس وقت موجود نہیں تھا کہ جہاں جا کر نوجوان علم دین حاصل کر سکیں اور اس طرح دہریت کی فضا سے محفوظ رہ سکیں۔

مجھے حضور کے اس مشورہ سے بہت فائدہ ہوا کیونکہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعا اور ارشاد کے ماتحت کوشش کر کے ای اے سی کا عہدہ حاصل کرلیا اور آخر کار پنشن لے کر قادیان میں ہجرت کرلی۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بڑی فراست عطا کی ہوئی تھی۔

1905ء میں ایک دن حضور بیت اقصیٰ میں نماز کے لئے تشریف فرما تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک نوجوان عبد الرحمان نامی کو حضور کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ یہ لدھیانہ سے آئے ہیں پہلے عیسائی تھے اب احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گئے ہیں اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں حضور نے اس نوجوان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ آپ تین چار دن ٹھہر جائیں پھر دیکھا جائے گا اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک اور نوجوان عبدالرحمان کو پیش کر کے عرض کیا کہ یہ نوجوان کراچی سے آئے ہیں پہلے ہندو تھے اب احمدی ہو گئے ہیں اور بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا کہ ہاں آپ بیعت کرلیں اس پر انہوں نے بیعت کرلی حضور کے سامنے ایک ہی وقت میں ایک ہی نام سے دو شخص پیش ہوتے ہیں پہلے کی بیعت آپ نہیں لیتے ہیں اور دوسرے کی بیعت آپ لے لیتے ہیں پہلا شخص دو تین دن کے اندر واپس چلا جاتا ہے اور عیسائی ہو جاتا ہے۔

1906ء کا ذکر ہے کہ ایک دن میں قادیان ہائی سکول میں بیٹھا ہوا تھا تو مجھے کسی لڑکے نے آکر بتایا خواجہ کمال صاحب آگئے ہیں اور سیدھے بیت مبارک چلے گئے ہیں یہ خیال کر کے کہ شاید خواجہ صاحب سلسلے کے متعلق کوئی خبر لائے ہوں میں بھی بیت مبارک میں چلا گیا میں نے دیکھا کہ خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب دونوں کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں میں بھی ان کے پاس جا کھڑا ہوا اسی اثناء میں حضرت مسیح موعود وہاں تشریف لے آئے اور السلام علیکم اور مصافحہ کے بعد خواجہ صاحب سے حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے متعلق ایک خواب دیکھا ہے اور میں نے مولوی محمد علی صاحب سے کہا تھا کہ خواجہ صاحب کو تار دے کر بلائیں اور وہ خواب یہ ہے کہ آپ گندے پانی کی نہر کے کنارے پر کھڑے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے کاموں میں دنیا کی ملونی ہوتی ہے اس سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے اس موضوع پر حضور نے خواجہ صاحب کو کچھ نصیحتیں بھی کیں اور پھر مکان میں واپس تشریف لے گئے۔

رسالہ الوصیۃ شائع ہونے کے بعد 1906ء میں ایک دن لاہور سے آئے ہوئے مستری محمد موسیٰ صاحب سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ بہشتی مقبرہ کا ایک نقشہ تیار کر دیں جس میں قبروں اور راستوں کے نشانات دکھائے جائیں۔ جس وقت مستری صاحب نے وہ نقشہ تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت میں بھی حاضر تھا۔ حضور نے وہ نقشہ پسند فرمایا اس پر مستری صاحب نے نقشہ میں ایک قبر پر انگلی رکھ کر عرض کیا کہ حضور یہ قبر میرے لئے مخصوص کر دی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی قبر کسی کے لئے مخصوص نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اس نے کس زمین پر مرنا ہے مستری صاحب خاموش ہو گئے۔ اس کے قریباً دو سال بعد جب حضرت مسیح موعود وفات پا گئے تو حضرت مستری صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ وہی قبر ہے جو میں نے اپنے لئے چاہی تھی۔ لیکن اب حضرت مسیح موعود کا جسد اطہر اس میں دفن کیا گیا ہے۔ دراصل یہ وہ قبر تھی جو حضور کو کشف میں چاندی کی طرح چمکتی دکھائی گئی تھی۔ جس کا ذکر حضور نے رسالہ "الوصیۃ" میں فرمایا ہے۔

1905ء کے اپریل میں حضرت مسیح موعود نے زلزلے کے خیال سے اپنے اہل و عیال سمیت اپنے باغ واقع قادیان میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ میں بھی احباب جماعت کے ساتھ وہاں رہتا تھا۔ ایک دن بتاریخ 8۔ اپریل حضور نے اپنے چند الہامات سنائے۔ اس پر میری زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے۔

(یعنی حق آگیا اور باطل بھاگ گیا) میرے یہ الفاظ سن کر حضور نے فرمایا کہ ہاں یہ الہام بھی مجھے ہوا ہے۔ جو انہوں نے یاد کرا دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ حضور کے دل میں اس الہام کا جو نور تھا اس کا پرتَو میرے دل پر بھی پڑا اور میری زبان پر بھی وہ الفاظ جاری ہو گئے۔

عام گفتگو میں بھی حضرت مسیح موعود آئندہ سے متعلق جو بات فرماتے تھے وہ اکثر پوری ہو جاتی تھی۔ اس کی کئی مثالیں میں نے خود دیکھی ہیں۔ ان میں سے ایک مثال یہ ہے کہ میں 1907ء میں قانون کا پہلا امتحان یعنی ایف۔ای۔ایل (F-E-L) کا دے کر قادیان میں اس کے نتیجہ کا انتظار کر رہا تھا۔ مئی یا جون میں مجھے لاہور سے یہ اطلاع آئی کہ میں قانونی امتحان میں کامیاب نہیں ہوا کیونکہ ایک آریہ ممتحن چونی لال بیرسٹر نے تمام (....) امیدواروں کو فیل کر دیا ہے۔ اور ایک (....) بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اس اطلاع کے بعد جب میں ظہر کی نماز کے لئے بیت مبارک میں گیا تو حضرت مسیح موعود تشریف فرما تھے۔ حضور...... کے بعد جلد ہی بیت میں تشریف لے آیا کرتے تھے اور میں بھی بیت میں جا کر حضور کے قریب پہلی صف میں بیٹھ جایا کرتا تھا لیکن اس دن جب میرے فیل ہونے کی اطلاع آئی۔ تو میں شرمندگی کی وجہ سے پچھلی صف میں سنتیں ادا کر کے بیٹھ گیا۔ حضور نے مجھے اپنے قریب بلا لیا اور مجھ سے نتیجہ امتحان کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے لاہور سے آئی ہوئی اطلاع عرض کر دی۔ تب حضور نے فرمایا کہ آپ کوئی فکر نہ کریں اور آئندہ سال پھر امتحان دے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کر دے گا۔ دیکھو قادیان میں جتنے آریہ لوگ ہمارے سخت دشمن تھے۔ وہ سب تباہ ہو گئے (ان الفاظ میں حضور کا اشارہ اس تصنیف کی طرف بھی تھا جو قادیان کے آریہ اور ہم" کے نام سے حضور شائع فرما چکے تھے) اور حضور نے فرمایا کہ آریوں کو اللہ تعالیٰ ختم کر دے گا۔ (یا شاید "نابود" فرمایا) چونکہ حضور نے مجھے آئندہ سال امتحان میں کامیاب ہونے کی بشارت دے دی۔ اس لئے میں نے تعلیم الاسلام سکول قادیان میں پھر ملازمت کر لی تھی۔ اور امتحان کی تیاری کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ امتحان سے تین ماہ پہلے لاہور جا کر تیاری شروع کی۔ جسے مکمل تیاری نہیں کہہ سکتے۔ مگر میں بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو گیا۔ اور اس کامیابی کی اطلاع مجھے لاہور میں اس دن اور اس وقت ملی جبکہ حضرت اقدس وفات پا چکے تھے۔

ایسا ہی ایک دفعہ گرمی کے موسم میں حضور جب نماز کے لئے بیت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک احمدی دوست نے حضور کے سامنے یہ کہہ دیا کہ آجکل اس جگہ تو بہت گرمی ہے لیکن کشمیر میں بڑا اچھا موسم ہوتا ہے وہاں جانا چاہئے اس پر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اسی جگہ کو کشمیر کر دے۔ چنانچہ جب حضور اٹھ کر مکان میں تشریف لے گئے تو ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور بارش شروع ہو گئی اور حضور کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس جگہ کو کشمیر بنا دے پورا ہو گیا۔

حضور کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے میں لاہور سے اپنے تایا صاحب مرحوم میاں چراغ دین صاحب کے ساتھ قادیان گیا تھا۔ دوپہر کے قریب جب حضور کو تایا صاحب کے آنے کی خبر ملی‘ تو حضور نے ہمیں اپنے مکان کے پچھلی جانب بالاخانہ میں بلا لیا۔ اور میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ حضور نے اندر سے ٹھنڈا شربت منگوا کر ہمیں پلایا اور کچھ گفتگو کے بعد فرمایا کہ جلدی جلدی آنا چاہئے اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے چنانچہ اس کے بعد ہمیں قادیان میں حضور کے ساتھ بیٹھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اور جلد ہی حضور وفات پا گئے۔

حضرت مسیح موعود اپنی وفات سے ایک دن پہلے لاہور میں جب نماز عصر کے لئے خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں تشریف لائے۔ تو لاہور کا ایک شخص ڈاکٹر محمد سعید نامی حضور سے ملاقات کرنے کے لئے آگیا۔ اس نے سلسلہ کے متعلق سوالات شروع کئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں۔ میں نے سب کچھ اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے۔ یہ فرما کر حضور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس وقت مجھے تعجب ہوا تھا کہ حضور نے خلاف عادت سائل کو نہایت مختصر جواب دے کر یہ فرمایا کہ میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں لیکن دوسرے دن صبح کو آپ کا فرمانا پورا ہو گیا اور آپ وفات پا گئے۔

عالمی منظر

چین تائیوان تعلقات

پچاس سال قبل جب ماؤزے تنگ کی سربراہی میں چین میں کمیونسٹ انقلاب کا دور دورہ شروع ہوا تو امریکہ کے پٹھو چیانگ کائی شیک نے بھاگ کر چین کے جزیرے تائیوان پر پناہ لی۔ اس وقت سے امریکہ تائیوان کی حفاظت کر رہا ہے اور اسے چین کے مین لینڈ سے پرے رکھنے کی کوشش میں مصروف رہا ہے۔ جبکہ چین نے ہمیشہ اس پر اپنا جائز حق برقرار رکھا لیکن جلد بازی میں کوئی ایسی بات نہ کی جو دونوں کے درمیان فاصلے بڑھائے۔ اور اب اس کی یہ پالیسی رنگ لا رہی ہے اور امید کی جا سکتی ہے کہ جلد اس کے ثمرات سے چین کے دونوں حصے مستفید ہو سکیں گے۔

50 سال کے بعد تائیوان کے ایک نمائندے نے چین کے صدر جیانگ زیمن سے ملاقات کی یہ ملاقات گرم جوشی سے کی گئی اور دونوں طرف سے خوشی کا اظہار کیا گیا۔

صدر چین نے تائیوان کے نمائندے "کوچن فو" کی کوششوں کو سراہا جو وہ دونوں اطراف کے درمیان تعلقات بڑھانے کے لئے کر رہے ہیں۔

مسٹر "کوچن فو" جو کہ نیم سرکاری ادارے سٹریٹس ایکسچینج فاؤنڈیشن کے صدر ہیں اور چین کے ان کے ہم پلہ سرکاری افسر وانگ دوہان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے بیجنگ اور تائیوان اپنے تین سال سے معطل مذاکرات کو دوبارہ شروع کریں گے۔ یہ ایک بڑی خوش آئند پیش رفت ہے۔

درحقیقت چین کے دونوں حصوں کو دور رکھنے میں امریکہ کا ایک بہت بڑا حصہ رہا ہے۔ امریکہ نے چین کی تمام خواہشات کے باوجود تائیوان کو ہمیشہ فوجی لحاظ سے مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ تو انہی کلنٹن صاحب کی صدارت کی بات ہے کہ جب چین نے تائیوان سٹریٹس میں میزائل ٹیسٹ کئے تو امریکہ نے اپنے طیارہ بردار ہوائی جہاز تائیوان کی حفاظت کے لئے اس علاقے میں بھجوا دیئے۔ لیکن اب امریکہ کو بھی سمجھ آگئی ہے کہ چین ایک ابھرتی ہوئی سپر پاور ہے اور تائیوان کی مدد سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اس کے علاوہ چین کے ساتھ امریکی تجارت بھی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ وہ چین کی اتنی بڑی مارکیٹ کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے اس لئے اس نے تائیوان کو اس بات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیا ہے کہ وہ کسی رنگ میں چین کی حکومت کے ساتھ اپنے معاملات کو ٹھیک کرے اور مسٹر فو کا چین کا دورہ بھی اسی سلسلے میں ہے۔ چین نے اس معاملے میں جس صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل داد ہے اور امید کی جا سکتی ہے کہ اس کے رویہ کی وجہ سے دونوں حصوں یعنی تائیوان اور مین لینڈ چین جلد اس قدر قریب آ جائیں گے کہ یہ جھگڑا ہمیشہ کے لئے طے ہو جائے گا۔ ہانگ کانگ کے سلسلے میں بھی چین نے جو عمدہ سیاسی کردار ادا کیا ہے اس نے بھی تائیوان کے مسئلے پر اچھا اثر ڈالا ہے اور چین کا فارمولا "ایک ملک۔ دو سسٹم" تائیوان کے لئے بھی قابل قبول ہو سکتا ہے اور اس طرح دونوں جلد ہی اس گھمبیر مسئلے کو حل کر لیں گے جو کہ دوسری صورت میں دونوں کے لئے جنگ کا پیش خیمہ اور تباہی کا ذریعہ بن سکتا ہے جو دونوں حصوں کے لئے نقصان دہ اور تباہ کن عمل ہو گا۔

اگرچہ ابھی تک تائیوان اپنی آزادی کے لئے اپنے دعویٰ پر مصر ہے اور دوسری طرف چین بھی تائیوان پر اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ لیکن اس صورت حال کے باوجود دونوں ملکوں کے درمیان تین سال کے بعد دوبارہ گفت و شنید کا شروع ہونا ایک بہت بڑی پیش رفت ہے۔ اس دوران چین اور تائیوان کے درمیان اقتصادی تعلقات بھی اس قدر بڑھ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکر اللہ صاحب

کائنات - کیا اور کیسے

کائنات کا لفظ آپ نے بیسیوں مرتبہ پڑھا اور سنا ہو گا۔ ہو سکتا ہے آپ کے ذہن میں کئی بار یہ سوال ابھرا ہو کہ کائنات کیا ہے؟

مختصر لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ خلا اور خلا کے اندر جو کچھ بھی ہے اسے کائنات (Universe) کہتے ہیں۔ یہ زمین' یہ سیارے' یہ چاند' یہ ستارے' یہ سورج' کہکشائیں اور پھر دور' دور' بہت دور تک پھیلی ہوئی نیلگوں فضا' یہ سب کائنات کا حصہ ہیں۔

کائنات بہت بڑی ہے۔ اتنی بڑی کہ اس کی وسعت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی وسعت کا اندازہ کرنا تو بہت دور کی بات ہے ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کائنات ہمارے نقطہ نگاہ سے لامحدود ہے اور جب کسی چیز کی کوئی حد ہی نہ ہو تو اس کے متعلق اندازہ کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

یہ زمین جس پر ہم سب رہتے ہیں' ایک سیارہ ہے۔ یہ آٹھ دوسرے بڑے اور بے شمار چھوٹے چھوٹے سیاروں کے ساتھ سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ سورج ایک ستارہ ہے۔

سیارہ اور ستارہ

یہاں آپ سیارے اور ستارے کا فرق بھی سمجھ لیں

ستارہ وہ فلکی جسم ہے جس کے گرد دوسرے سیارے گھومتے ہیں۔ ستارہ اپنے آپ روشن ہوتا ہے لیکن ہر سیارہ روشنی کے لئے کسی ستارے کا محتاج ہوتا ہے۔ ہماری زمین بھی چونکہ سورج سے روشنی پاتی اور سورج کے گرد گھومتی ہے' اس لئے زمین کو ہم سیارہ کہتے ہیں اور سورج کو ستارہ۔ سورج اور اس کے گرد گھومنے اور اس سے روشنی پانے والے سیاروں کو نظام شمسی کہتے ہیں۔

سورج سے فاصلہ

سورج دیکھنے میں تو ہمیں قریب ہی دکھائی دیتا ہے اور اس کی جسامت بھی مشکل سے فٹ بال کے برابر لگتی ہے لیکن حقیقت میں سورج ہم سے بہت دور ہے۔ زمین سے اس کا فاصلہ نو کروڑ تیس لاکھ میل ہے۔ اسی طرح اس کی جسامت بھی زمین کے مقابلے میں بہت بڑی ہے۔ ہماری زمین جیسی کئی ہزار زمینیں سورج کے گھیر کے اندر سما سکتی ہیں۔

کہکشاں

مطلع صاف ہو تو رات کے وقت ہمیں آسمان پر سفید رنگ کا ایک بہت بڑا راستہ سا نظر آتا ہے۔ اسے کہکشاں (Milky Way) کہتے ہیں۔ کہکشاں دیکھنے میں تو یوں لگتی ہے جیسے بادل ہو لیکن آپ شاید یہ جان کر حیران ہوں گے کہ کہکشاں اصل میں کروڑوں چھوٹے بڑے ستاروں اور سیاروں کا جھرمٹ ہے لیکن یہ ستارے اور سیارے ہم سے اس قدر دور ہیں کہ صاف اور الگ الگ نظر نہیں آتے۔ کہکشاں میں یہ سیارے اور ستارے یونہی بے ترتیب نہیں بکھرے ہوئے بلکہ ان کے بھی اپنے نظام ہیں۔ انہی میں ایک ہمارا نظام شمسی بھی ہے۔ ہماری کہکشاں کے اندر ہمارے سورج جیسے بے شمار سورج اور ہیں۔ ان میں سے کئی اتنے بڑے ہیں کہ ہمارے سورج کی حیثیت ان کے سامنے ایسی ہے جیسی کسی بہت بڑے پہاڑ کے سامنے مٹر کے دانے کی۔ لیکن یہ ستارے ہم سے بے انتہا دور ہیں۔ اس قدر دور کہ ہم ان کی دوری کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

نوری سال

ستاروں کے فاصلوں کا اندازہ کرنے کے لئے میلوں اور گزوں کے عام پیمانے اور عام گنتی ہمارا ساتھ نہیں دے سکتی۔ شروع شروع میں ہیئت دانوں یعنی ستاروں کا علم جاننے والے سائنس دانوں کو بھی ستاروں کا فاصلہ معلوم کرنے میں یہ مشکل پیش آئی۔ اس مشکل پر قابو پانے کے لئے انہوں نے ایک پیمانہ بنایا جسے نوری سال (Light Year) کہتے ہیں۔ ستاروں کے فاصلے ظاہر کرنے کے لئے یہی پیمانہ استعمال کیا جاتا ہے۔

نور روشنی کو کہتے ہیں۔ نوری سال کا مطلب ہوا روشنی کا سال۔ روشنی کے سال سے وہ فاصلہ مراد لیا جاتا ہے جو روشنی ایک سال کے عرصے میں طے کرتی ہے۔ چنانچہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں ستارہ ہم سے تین ہزار نوری سال کے فاصلے پر ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم روشنی کی رفتار سے سفر کریں تو زمین سے اس ستارے تک پہنچنے میں ہمیں تین ہزار سال لگیں گے۔

لیکن روشنی کی رفتار کے ساتھ کوئی سفر نہیں کر سکتا اس لئے کہ اس رفتار سے صرف روشنی ہی سفر کر سکتی ہے۔ اور یہ رفتار بے حد تیز ہے۔ روشنی ایک سیکنڈ کے قلیل سے وقت میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار (1'86'000) میل کی بے پناہ رفتار کے ساتھ سفر کرتی ہے۔ ایک دن میں چھیاسی ہزار چار سو سیکنڈ ہوتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ایک سال کے عرصے میں روشنی کتنا فاصلہ طے کر لیتی ہو گی۔ یہ فاصلہ ساٹھ کھرب میل بنتا ہے۔ اب اگر ہم یہ اندازہ لگانا چاہیں کہ تین ہزار نوری سال کے فاصلے پر جو ستارہ ہے اس کا فاصلہ کتنا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ میلوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ کوئی اس تعداد کو پڑھ بھی نہیں سکے گا۔

دوسری طرف روشنی کی رفتار کا آپ اس سے بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر ہم کسی طرح روشنی کی رفتار سے سفر کر سکیں تو ہم صرف ساڑھے آٹھ منٹ میں سورج تک پہنچ سکتے ہیں جو ہم سے نو کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے۔

کہکشاں کی وسعت

ہماری کہکشاں جس میں ہمارا نظام شمسی واقع ہے' بہت بڑی کہکشاں ہے۔ اس کی شکل تھالی جیسی ہے۔ اس میں قریب قریب دو کھرب ستارے ہیں۔ اس کی وسعت کا آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ اس کا عرض ایک لاکھ نوری سال اور گہرائی بیس ہزار نوری سال ہے۔ اس کہکشاں کے مرکز اور کنارے کے لگ بھگ درمیان میں ہمارا سورج اور ہمارا نظام شمسی واقع ہے۔ کہکشاں کے مرکز سے ہمارے سورج کا فاصلہ تیس ہزار نوری سال ہے۔ سورج اپنے پورے نظام شمسی کے ساتھ کہکشاں کے مرکز کے گرد چکر لگا رہا ہے۔

کیسی مزے کی بات ہے' ہماری زمین دوسرے سیاروں سمیت سورج کے گرد گھوم رہی ہے اور سورج تمام سیاروں سمیت کہکشاں کے مرکز کے گرد دو سو میل فی سیکنڈ کی زبردست رفتار کے ساتھ گھوم رہا ہے۔ ہماری زمین کو سورج کے گرد ایک چکر پورا کرنے میں 365 دن یعنی ایک سال لگتا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ سورج کو کہکشاں کے مرکز کے گرد ایک چکر لگانے میں کتنا وقت لگتا ہے؟ تیس کروڑ سال اپنی کہکشاں کی وسعت کا آپ اس طرح بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔

سورج کے علاوہ کہکشاں کے دوسرے تمام ستارے بھی کہکشاں کے مرکز کے گرد گھوم رہے ہیں۔ ان میں سے کئی ستارے ایسے ہوں گے جنہیں اپنا چکر پورا کرنے کے لئے سورج سے بھی زیادہ وقت لگتا ہو گا۔ خود کہکشاں بھی ایک بہت بڑے دھرے دار پہیے کی طرح دو سو میل فی سیکنڈ کی رفتار سے گھوم رہی ہے اور اس کا ایک چکر کہیں بیس کروڑ سال میں جا کر پورا ہوتا ہے۔

ہیئت دان کہتے ہیں کہ کائنات میں ہماری کہکشاں جیسی لاکھوں کہکشائیں اور بھی ہیں اور یہ سب کہکشائیں بھی کسی مرکز کے گرد گردش کر رہی اور مسلسل پھیلتی جا رہی ہیں یعنی کائنات وسیع تر ہوتی جا رہی ہے۔

اتنا کچھ جان لینے کے بعد اب ذرا اپنی زمین اور کائنات کی وسعت کا ایک مرتبہ پھر تصور کیجئے۔ سب سے پہلے اپنی زمین اور اس کے سورج اور دوسرے سیاروں کے درمیانی فاصلے کا اندازہ کریں۔ پھر اپنی کہکشاں کے اندر اپنے نظام شمسی کی حیثیت کا جائزہ لیں۔ اس کے بعد اپنی کہکشاں کی وسعت کا اندازہ کریں۔ اور پھر ان لاکھوں دوسری کہکشاؤں کا خیال کریں جن میں سے بے شمار کو ابھی کسی نے دیکھا بھی نہیں۔ پھر یہ سوچیں کہ یہ سب کہکشائیں کسی مرکز کے گرد گھوم رہی ہیں۔ پھر یہ ممکن ہے کہ آپ کائنات کا کچھ اندازہ کر سکیں جس میں یہ سبھی کچھ واقع ہے۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ کائنات میں ناوے (99) فی صد مادہ ہائیڈروجن گیس پر مشتمل ہے اور صرف ایک فی صد مادہ دوسری چیزوں پر مشتمل ہے۔ یہ مادہ کشش ثقل کی وجہ سے جگہ جگہ جمع ہو کر بڑے بڑے ملبوں کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ بڑے بڑے ملبوں کے مرکز پر بعض اوقات اس قدر دباؤ پڑتا ہے کہ وہ جل اٹھتے ہیں۔ جلنے سے ان میں روشنی اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ انہی روشنی اور حرارت والے ملبوں کو ہم ستارے یا سورج کہتے ہیں۔ بے شمار ستارے باہمی کشش کی وجہ سے گروہوں کی صورت میں قریب قریب جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کروڑوں ستاروں کے جھرمٹ کو ہم کہکشاں کہتے ہیں۔ کہکشاؤں کے اندر صرف ستارے اور سیارے ہی نہیں ہوتے بلکہ ہائیڈروجن کی بھی بہت بڑی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ ایسی ہائیڈروجن ہے جو آزاد ہوتی ہے اور جس نے ابھی تک ملبوں کی صورت اختیار نہیں کی ہوتی۔

سحاب

رات کو کہیں کہیں چمکدار بدلیاں سی بھی نظر آتی ہیں۔ ان کو سحاب یا نبیولا (Nebula) کہتے ہیں۔ اصل میں یہ ہائیڈروجن گیس اور دوسرے مادوں کے اربوں ذرات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ ان کی روشنی اپنی نہیں ہوتی بلکہ کسی قریبی ستارے کی روشنی سے اس کے ذرات چمک اٹھتے ہیں اور روشن دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اگر انہیں دوسرے ستارے کی روشنی میسر نہ آئے تو یہ ہمیں کبھی نظر نہ آئیں۔ کائنات میں پتہ نہیں ایسے کتنے سحاب ہوں گے جو روشنی نہ ملنے کی وجہ سے ہمیں کبھی دکھائی نہیں دیتے۔

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ [illegible] بھی ابتداء میں ستاروں ہی کی طرح وجود میں آئے یا ستاروں ہی سے پیدا ہوئے لیکن چھوٹے ہونے کی وجہ سے وہ بہت جلد جل کر ٹھنڈے ہو گئے۔ ان کی روشنی اور حرارت ختم ہو گئی اور اب وہ کسی بڑے روشن اور گرم ستارے کے گرد چکر لگاتے ہوئے اس سے روشنی اور حرارت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سیارے ستاروں کی نسبت بہت زیادہ ٹھوس ہوتے ہیں۔ ان میں بوجھل مادوں مثلاً لوہے' کاربن اور سونے وغیرہ کی خاصی مقدار ہوتی ہے۔

رات کے وقت اگر آسمان صاف ہو تو ایک اچھی بینائی والا آدمی آسمان پر تین ہزار کے لگ بھگ ستارے دیکھ اور گن سکتا ہے۔ اور اگر دوربین استعمال کی جائے تو مزید کئی ہزار ستارے دیکھے جا سکتے ہیں۔ دوربین جتنی زیادہ طاقتور ہو گی اتنے ہی زیادہ ستارے دیکھے جا سکتے ہیں۔ اب تو ہیئت دانوں نے اتنی بڑی بڑی اور طاقتور دوربینیں بنا لی ہیں جو کائنات میں لاکھوں نوری سال کے فاصلے تک جھانک سکتی ہیں۔ ان بے پناہ طاقتور دوربینوں کی مدد سے سائنس دانوں نے کائنات کے بارے میں بڑی قیمتی معلومات جمع کی ہیں۔ نئے نئے ستارے' سیارے اور کہکشائیں دریافت کی ہیں اور ان کے فاصلے معلوم کئے ہیں۔

ہیئت دانوں نے ابھی تک ہماری کہکشاں سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31788 میں محمد رمضان ولد غلام محمد قوم رانجھا پیشہ زمیندارہ عمر65 سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر543/E-B چھٹیانوالہ ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 98-4-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین برقبہ ساڑھے نو ایکڑ واقع چک نمبر543/E-B ضلع وہاڑی مالیتی گیارہ لاکھ چالیس ہزار روپے (2) ایک کوٹھی برقبہ ڈیڑھ کنال واقع چک نمبر543/E-B مالیتی تین لاکھ روپے (3) زرعی زمین گیارہ کنال جس کے وارث چار بھائی دو بہنیں واقع بقاپور ضلع گوجرانوالہ مالیتی 4 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ تیس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہور آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رمضان چک نمبر543/E-B P.O خاص ضلع وہاڑی۔ گواہ شد نمبر1 محمود احمد منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر20729۔ گواہ شد نمبر2 میاں بشیر احمد معلم وقف جدید چک نمبر543/E-B ضلع وہاڑی۔

مسل نمبر31789 میں بلال احمد ولد مرزا مبشر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر121-C لطیف آباد نمبر7 ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 98-4-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بلال احمد مکان نمبر121-C بلاک D لطیف آباد نمبر7 حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر1 شاہد احمد لطیف آباد نمبر2 حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر2 وقاص بن سعد لطیف آباد نمبر4 حیدر آباد۔

مسل نمبر31790 نصراللہ طاہر بھٹی ولد محمد عبداللہ بھٹی ساکن عطاء ہاؤس 436-A گلشن ذیل پارک حیدر آباد حال ہارون آباد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد حال ہارون آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-5-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ صرف دو کلائی گھڑیاں مالیتی اٹھارہ صد روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ انیس ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصراللہ طاہر بھٹی 436-A عطاء ہاؤس گلشن ذیل پارک حیدر آباد حال ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد نمبر1 اسلام احمد شمس مربی سلسلہ بہاولنگر۔ گواہ شد نمبر2 عبدالنصر فاروقی ہاؤسنگ کالونی ہارون آباد۔

مسل نمبر31791 میں امۃ الجمیل شائستہ زوجہ نصراللہ طاہر بھٹی قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ذیل پارک حیدر آباد حال ہارون آباد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-5-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -1- طلائی زیورات وزنی ساڑھے اکیس تولہ مالیتی -/107500 روپے -2- حق مہر ذمہ خاوند محترم -/25000 روپے -3- پرائز بانڈ مالیتی -/3500 روپے -4- نقرئی زیورات تین سیٹ۔ مالیتی -/3000 روپے -5- سلائی مشین مالیتی -/2000 روپے۔ اور دو کلائی گھڑیاں مالیتی -/1500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/142500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ الجمیل شائستہ 129- ہاؤسنگ کالونی ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد نمبر1 اسلام احمد شمس مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 نصراللہ طاہر بھٹی خاوند موصیہ۔

طب و صحت

نیم ایک جراثیم کُش پودا

سید ظہور احمد شاہ صاحب

فصلوں پر استعمال کی جانے والی زہریں دن بدن ماحول کو خراب کر رہی ہیں اور سبزیوں' چاروں وغیرہ میں شامل ہو کر انسانوں اور جانوروں کی صحت اور کارکردگی کو متاثر کر رہی ہیں۔ اس صورت حال سے نبٹنے کے لئے اب نیم کا درخت سائنس دانوں کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔

نیم کی خصوصیات نیم کی جراثیم کش خصوصیات سے تو عرصہ دراز سے لوگ واقف تھے۔ نیم کی مسواک دانتوں کی حفاظت کے لئے ہمیشہ سے استعمال کی جاتی رہی ہے۔ کپڑوں' کتابوں' اور دیگر قیمتی چیزوں کو کیڑوں کی دست برد سے بچانے کے لئے نیم کے پتوں کا استعمال برصغیر ہندوپاک میں صدیوں سے رہا ہے۔ لیکن اب مغربی ممالک کے سائنس دانوں نے بھی اس طرف توجہ کی ہے اور نیم کے پھل (نمولی) کے تیل سے کیڑے مار دوائیں بنانی شروع کر دی ہیں۔ فصلوں پر سپرے کے علاوہ گھروں کے کیڑے مثلاً مچھر۔ مکھی۔ لال بیگ۔ جوئیں وغیرہ بھی اس کے استعمال سے ختم کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس کے استعمال سے وہ خطرات لاحق نہیں ہوتے جو کہ عموماً کیمیائی زہروں سے ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ نیم سے بیکٹیریا۔ فنجس اور وائرس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج بھی ممکن بتایا گیا ہے جبکہ ابھی تک وائرس والی بیماریوں کا علاج کیمیائی زہروں سے ممکن نہیں ہو سکا تھا۔ یورپ اور امریکہ میں نیم سے تیار کردہ کئی کیڑے مار دوائیں مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ امریکہ کی ماحولیات کے تحفظ کی ذمہ وار ایجنسی نے بھی ان کی سبزیوں اور چاروں پر استعمال کی اجازت دے دی ہے۔ امریکہ میں صرف نیم کے متعلق ایک نیوز لیٹر باقاعدگی سے شائع کیا جاتا ہے

نیم سے متعلق پاکستان میں پیش رفت

پاکستان کی ریسرچ لیبارٹریوں نے بھی نیم سے دو دوائیں بنائی ہیں جن کو کپاس' دالوں اور سبزیوں پر کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نیم کے پتوں سے بھی ایسی ادویات بنائی گئی ہیں جو گھریلو اور فصلوں کے کیڑوں کو تلف کرنے میں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

نیم چونکہ بنیادی طور پر برصغیر ہندوپاکستان کا پودا ہے اس لئے یہاں اس کی کاشت آسان ہے یہ ایک سخت جان پودا ہے جو کہ دامن کوہ کے علاقوں میں بھی اسی آسانی سے پنپتا ہے جس طرح کہ میدانی علاقوں میں۔ اور اس طرح جہاں فصلیں نہیں اگائی جاسکتیں اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ اس درخت کے اوپر کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ زیادہ مقدار میں (CO_2) کاربن ڈائی آکسائڈ جذب کرتا اور زیادہ مقدار میں (O_2) آکسیجن خارج کرتا ہے جس سے ماحول پر اچھا اثر پڑتا ہے اور کرہ ارض پر بڑھنے والی گرمی کو کم کرنے میں مد ثابت ہوتا ہے۔

نیم سے تیار کردہ دواؤں کے فائدے

نیم سے تیار شدہ دواؤں کے دیرپا استعمال سے کیڑوں میں مدافعت پیدا ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا جس طرح کہ کیمیکل دواؤں کی صورت میں پایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا استعمال انسانی صحت اور جان کے لئے محفوظ ہے۔ جبکہ کیمیکل دواؤں یا زہروں سے یہ خطرہ ہروقت موجود رہتا ہے اور معمولی سی غلطی جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔

نیم کے دیگر فائدے

کیڑے مار ادویات بنانے کے علاوہ نیم کے بعض دیگر خواص مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ نیم کی مسواک دانتوں اور مسوڑوں کی حفاظت کے لئے بہترین دوا ہے۔

2۔ نیم ایک بہترین قدرتی جراثیم کش ہے۔ اس لئے اس کو صابن بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ایسے صابن امریکہ' یورپ کی مارکیٹ میں عام ملتے ہیں۔

3۔ نیم سے نکالے جانے والا تیل جلانے کے علاوہ موبل آئل کی طرح لبریکیشن کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

4۔ تیل نکالنے کے بعد جو اس کی کھلی باقی رہ جاتی ہے اسے زمین میں بطور کھاد استعمال کیا جا سکتا ہے جس سے زمین میں پیدا ہونے والے مضر کیڑے کنٹرول میں رہتے ہیں۔

5۔ نیم کے پسے ہوئے پتے خارش کے لئے مفید ہوتے ہیں اس کی چھال بہت سی جلدی بیماریوں' جن میں اگزیما بھی شامل ہے' کے لئے موثر ہوتی ہے۔

6۔ نیم سے تیار کردہ دوا ریح کے دردوں میں مالش کے لئے مفید پائی گئی ہے۔ ملیریا کی دوا کے طور پر بھی نیم کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نیم کا پھل قبض کو دور کرنے کا ایک اچھا نسخہ ہے۔

عطیہ خون
خدمت بھی۔ عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا اعزاز

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ انٹر سکولز علمی ادبی مقابلہ جات ضلع جھنگ منعقدہ جھنگ میں ضلع بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

تفصیل حسب ذیل ہے۔

اردو مباحثہ۔ اول پوزیشن۔ افق فیروز دہم۔ A-

اردو مباحثہ۔ دوم پوزیشن۔ فرحانہ جبیں دہم۔E-

انگلش تقریر۔ اول پوزیشن افق فیروز دہم -A-

اقبالیات۔ اول پوزیشن۔ صدف نثار غوری دہم۔E-

فی البدیہہ تقریر۔ دوم پوزیشن افق فیروز۔ دہم۔A-

علاوہ ازیں انٹر سکولز گیمز مقابلہ جات میں سکول ہذا نے بیڈ منٹن میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا کامیابیوں کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ملک شمیم احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ملک منیر احمد صاحب)

مکرم ملک شمیم احمد صاحب ابن مکرم ملک منیر احمد صاحب ساکن نمبر H/1375 سمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 9/19 دار الیمن ربوہ میں سے نصف یعنی 5 مرلے (کل رقبہ 10 مرلے ہے) ان کے نام الاٹ شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ ان کے جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- محترمہ انیس اختر صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم ملک نور الدین صاحب (بیٹا)
3- مکرم ملک نعیم احمد صاحب (بیٹا)
4- مکرم ملک کلیم احمد صاحب (بیٹا)
5- مکرم ملک شمیم احمد صاحب (بیٹا)
6- محترمہ امتل واسع صاحبہ (بیٹی)
7- محترمہ روبینہ ملک صاحبہ (بیٹی).

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اکرم ڈار صاحب عمر 80 سال مورخہ 98-11-2 بروز سوموار فاروق آباد میں وفات پا گئے۔ جنازہ اگلے روز بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے یادگار بیوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ موصوف نہایت نیک اور خادم دین انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرارداد تعزیت

○ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب بھیو آف نواب شاہ سندھ جنہیں 10۔ اکتوبر 1998ء کو شہید کر دیا گیا تھا کی شہادت پر جماعت احمدیہ سمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے قرارداد تعزیت کے ذریعے شہید کی بیوہ۔ بچوں اور نواب شاہ کی جماعت سے اظہار تعزیت کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ شعبہ فائن آرٹس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بیچلر آف فائن آرٹس اول (گرافک ڈیزائننگ / پینٹنگ) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ سے قبل 100 نمبر کا ڈرائنگ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11۔ نومبر 98ء ہے۔ چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی آفر کی جا رہی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جو حکومتی اداروں کے علاوہ پیشہ ور تعلیم کے پرائیویٹ ادارہ جات میں داخلہ حاصل کرتے ہیں وہ داخلہ حاصل کرنے کے بعد ادارہ کا پراسپکٹس و دیگر معلومات جو چھپی ہوئی صورت میں مہیا ہوں نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ 35460 کو بذریعہ ڈاک ارسال کریں۔ تاکہ دوران سال نظارت ہذا سے رابطہ کرنے والے طلبہ کی مناسب رنگ میں تعلیمی رہنمائی کی جا سکے۔

محترمہ امتہ المجید صاحبہ

○ محترمہ خالدہ نثار صاحبہ لکھتی ہیں۔

میری امی محترمہ امتہ المجید صاحبہ 10۔ جون 98ء کو خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ آپ چوہدری عبد المجید وڑائچ کی اہلیہ تھیں چوہدری محمد شفیع وڑائچ صاحب آف چک 9 پنیار کی بہو اور چوہدری محمد شریف آف چک 62 کی بڑی بیٹی تھیں آپ بہت مخلص اور فدائی احمدی تھیں احمدیت سے عشق کی حد تک پیار تھا آپ شرافت اور اخلاق عالیہ کا چلتا پھرتا نمونہ تھیں بہت اعلیٰ اوصاف کی مالکہ تھی نہایت مہمان نواز ملنسار غریبوں کی مدد کرنے والی' ہنستا مسکراتا چہرہ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنے والی تھیں عبادات سے خاص شغف تھا نماز تہجد بہت التزام سے ادا کرتی تھیں فرض نمازیں اپنے وقت پر ادا کرنے والی تھیں نماز کے وقت سب کام چھوڑ دیتی تھیں قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتیں آخری دفعہ بھی ہسپتال جاتے ہوئے اپنی تفسیر ساتھ لے گئیں رؤیائے صالحہ سے مشرف تھیں بہت دعا گو خاتون تھیں سب رشتہ دار آپ کی بہت عزت کرتے تھے آپ کو بہن جی اور آپا جی کہہ کر پکارتے آپ کی ازدواجی زندگی بے حد مثالی تھی میرے والدین آپس میں کبھی ناراض تک نہ ہوئے ابا جان کی بہت عزت کرتی تھیں دونوں میں بہت محبت تھی۔

آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ قارئین الفضل سے والدہ کے درجات کی بلندی اور اولاد کے نیک اور صالح ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ درکار ہے

○ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ محمد بشیر صاحب وصیت نمبر 23091 کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز/ رشتہ دار پڑھیں تو فوری دفتر سے رابطہ کریں۔ اور ایڈریس مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

اس بگولے کی وجہ سے بہت سے گھروں کی چھتیں اڑ گئیں۔ ایک آدمی کا ٹریکٹر اڑ کر کسی دوسرے کی حویلی میں جا گرا تھا۔

اس کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے بعض دفعہ دو دو میل تک پھیلا ہوا ہوتا ہے بیچ کی ہوا دو دو میل تک اٹھ چکی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا چکر زیادہ پختہ ہو پکا ہوتا ہے جب ہوا بڑے دائرے میں گھومتی ہے تو ٹھنڈی ہوا ہر طرف سے اس کی طرف آ رہی ہوتی ہے اور اس کے گھومتے گھومتے اس میں اتنا بڑا خلاء اٹھ جاتا ہے کہ اس خلاء سے شہر کے شہر تباہ ہو جاتے ہیں۔ پورے شہر کی چھتیں ان کی موٹریں اور دوسری اشیاء تنکوں کی طرح اڑ جاتی ہیں۔ اس کو Tornado کہتے ہیں۔

اور قرآن کریم نے بعض قوموں کی ہلاکت کا جو ذکر فرمایا ہے ان میں سے بعض پر یہ بگولہ آیا تھا ان پہ ہوائیں چلیں ان کے گھروں کی چھتیں اڑ گئیں اور وہ اوندھے منہ جا پڑے۔

بگولے اور بھنور میں فرق بگولے میں چیزیں اوپر کو اٹھتی ہیں بھنور جو سمندروں اور دریاؤں میں آتے ہیں اس میں چیزیں نیچے کو چلی جاتی ہیں سمندروں میں بعض ایسے خطرناک بھنور آتے ہیں کہ بڑے بڑے بحری جہاز غرق ہو جاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

جو نزدیک ترین کہکشاں دریافت کی ہے اسے سحاب عظیم (Great Nebula) کہتے ہیں۔ دوربین کے بغیر یہ کہکشاں روشنی کی ایک مدھم اور معمولی سی لکیر معلوم ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ہیئت دان اسے گیسوں کا ایک بادل سا سمجھتے تھے لیکن اب پتہ چلا ہے کہ یہ کروڑوں ایسے ستاروں پر مشتمل ہے جن میں سے بعض ہمارے سورج سے بھی ہزاروں گنا زیادہ روشن اور بڑے ہیں۔ ہماری کہکشاں اور اس کہکشاں کے درمیان خلا ہی خلا ہے۔ خود ہماری کہکشاں کا بیشتر حصہ بھی خلا پر مشتمل ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ پوری کائنات کا زیادہ تر حصہ خلا پر مشتمل ہے تو زیادہ درست ہو گا۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 4

چکے ہیں کہ اب دونوں کے لئے علیحدگی کی بات بے معنی ہو کر رہ گئی ہے۔ تائیوان کی چین میں سرمایہ کاری گیارہ بلین ڈالر تک پہنچ چکی ہے اور اسی طرح دونوں حصوں کے درمیان تجارت بھی تقریباً گیارہ بلین سے زائد ہو چکی ہے۔

دوسری وجہ ہانگ کانگ کی چین کو پر امن واپسی بنی ہے جس نے تائیوان کا رویہ بدلنے میں کافی مدد کی ہے اور وہ بھی چین کے نعرے "ایک ملک دو سسٹم" پر غور کرنے لگا ہے۔ اب چین کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ پہلے تائیوان اپنی آزادی کے مطالبے پر اپنا دعویٰ چھوڑ دے تو چین اس کو خود مختاری کا درجہ دینے کے لئے تیار ہو گا۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ چین کے دونوں حصے اپنے علاقہ میں امن قائم رکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ وقت کی ضرورت بھی ہے اور دونوں کی اقتصادی ضرورت بھی۔ چین کے نمائندے نے تائیوان سے کہا ہے کہ وہ آپس کی تجارت اور ڈاک پر جو اس نے پابندیاں لگا رکھی ہیں ان کو ختم کرے اور آپس میں اتحاد کی گفت و شنید کو آگے بڑھانے میں اپنا مناسب کردار ادا کرے۔

اب جبکہ امریکہ نے بھی اس سلسلے میں اپنا منفی کردار ختم کرنے کا اشارہ دیا ہے امید کی جانی چاہئے کہ چین کے دونوں حصے جلد ہی متحد ہو کر ترقی کی راہ پر گامزن ہوں گے اور دنیا کے لئے ایک مثال پیش کریں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 5- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ

6- نومبر- غروب آفتاب 5-17

7- نومبر- طلوع فجر 5-03

7- نومبر- طلوع آفتاب 6-28

عالمی خبریں

صدر کلنٹن کی جیت

دنیا بھر میں مشہور ہونے والے سکینڈل کے باوجود صدر بل کلنٹن کی ڈیموکریٹک پارٹی امریکہ کا مڈٹرم الیکشن جیت گئی ہے۔ اس فتح کو مواخذاتی جنگ میں صدر کلنٹن کی فتح قرار دیا جارہا ہے۔ کلنٹن کے مواخذے کی ری پبلیکن پارٹی کی کوششوں پر پانی پھر گیا۔ صدر کلنٹن سیاسی طور پر پہلے سے مضبوط ہوگئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکی عوام صدر کو فارغ نہیں کرنا چاہتے۔ مگر وہ ان کے رویہ' غلط حرکات اور 7 ماہ کے متواتر جھوٹ سے بھی خوفزدہ ہیں۔ کانگریس کے دونوں ایوانوں میں ڈیموکریٹک پارٹی کے ارکان کی تعداد بڑھ گئی ہے تاہم ری پبلیکن پارٹی کی اکثریت برقرار ہے اگرچہ برتری کم ہوگئی ہے۔

تحریری ضمانت دیں

اسرائیل نے فلسطین سے کہا ہے کہ وہ سیکیورٹی پلان کے بارے میں تحریری ضمانت دے۔ جب تک اسرائیلیوں کے قتل میں ملوث تیس فلسطینیوں کو گرفتار کرنے سے متعلق منصوبے کی تحریری تفصیلات فراہم نہیں کی جاتیں کابینہ کا اجلاس نہیں بلایا جائے گا اور نہ ہی امن معاہدے پر پیش رفت ممکن ہے۔

کرکٹ پر پابندی لگائیں

بھارت کے ایک بڑے ہندو سوامی نے کہا ہے کہ کرکٹ پر پابندی لگادی جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ کرکٹ کی گیند گائے کے چمڑے سے بنتی ہے۔ اس سے گوماتا کی تذلیل ہوتی ہے۔

امریکہ سے دوستی ناممکن

ایران کے مذہبی راہنما خامنہ ای نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ دوستی ممکن نہیں ہے۔ صرف اسی صورت حال میں دوستی کریں گے جب اس امر کا یقین ہو جائے کہ تعلقات سو فیصد ایران کے حق میں ہیں۔

سلامتی کونسل میں شکست

امریکہ اور برطانیہ کو سلامتی کونسل میں اس وقت شکست کا سامنا کرنا پڑا جب عراق کے خلاف قرارداد میں سے سخت الفاظ خارج کر دیئے گئے۔ عراقی عدم تعاون کے فیصلے کی مذمت کی گئی لیکن طاقت کے استعمال کا حوالہ نہیں دیا گیا۔

ملکی خبریں

کراچی فوج کے حوالے نہیں ہوگا

کراچی کو فوج کے حوالے کرنے کی تجویز پر کراچی کور کمانڈر نے مخالفت کر دی۔ وفاقی حکومت اور گورنر سندھ دہشت گردی کو کچلنے کے لئے محدود مارشل لاء کے نفاذ کی حمایت کر رہے ہیں۔

کراچی میں پر تشدد کارروائیاں

کراچی میں پرتشدد کارروائیوں کے نتیجے میں 2 نوجوان ہلاک ہوگئے۔ اہم مقدمات کی سماعت کرنے والے ہائی کورٹ کے جج کی کار پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کی جس سے ان کا گن مین زخمی ہوگیا۔

لاہور میں قتل

لاہور میں ایم ایس ایف کا ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اپنے کمسن بچے سمیت قتل ہوگیا۔ موٹر سائیکلوں اور کاروں پر سوار چھ افراد نے فائرنگ کی۔

فیصلہ محفوظ

راولپنڈی احتساب بنچ نے گولڈ کیس میں محترمہ بینظیر بھٹو کی بریت کی درخواست پر فیصلہ محفوظ کرلیا۔

خطرہ ٹل گیا

پاکستان کو ڈیفالٹر (قرضوں کا نادہندہ) ملک قرار دینے کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ پاکستان نے امریکی مطالبات مان لئے ہیں۔ جن معاملات پر اتفاق رائے ہوا ہے ان میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط' یوٹلٹی بلوں (بجلی' گیس' ٹیلی فون' پانی وغیرہ) میں اضافہ' چیئرمین واپڈا کے تقرر کے علاوہ دفاعی بجٹ اور پاور کمپنیوں کے معاملات شامل ہیں۔

لشکر طیبہ کا اجتماع

کشمیر میں مسلح جدوجہد کرنے والے بڑے ادارے مرکز الدعوۃ والارشاد کے لشکر طیبہ کا سہ روزہ عالمی اجتماع مریدکے میں شروع ہوگیا۔ اندرون اور بیرون ملک سے ہزاروں قافلے آرہے ہیں۔

سی بی آر کا مسئلہ

سی بی آر حکام نے قومی اسمبلی کی خزانہ کے بارے میں کمیٹی کے روبرو اظہار کیا ہے کہ ریونیو اہداف پورے کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ حکومتی لوگوں کی سیاسی مداخلت ہے۔ مگر ہم انہیں پکڑ نہیں سکتے۔ جس پر بھی ہاتھ ڈالتے ہیں وہ حکومتی آدمی نکلتا ہے۔

انصاف کی توقع نہیں

حکیم سعید مرحوم کی نواسی محترمہ ماہم منیر نے کہا ہے کہ میرے نانا کے قتل میں انصاف کی توقع نہیں۔ ایجنسیاں جس انداز سے تفتیش کر رہی ہیں اس سے صحیح قاتلوں تک پہنچنے کا امکان کم ہے۔

اقتدار سے زیادہ خدا اور عوام

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ مجھے اقتدار سے زیادہ خدا کی رضا اور عوام کی ترقی عزیز ہے۔ دہشت گردی کے خلاف فیصلہ کن قدم اٹھالیا ہے۔ بعض عناصر شریعت بل کی مخالفت کر کے حکومت کا مذاق اڑا رہے ہیں مگر بل ضرور منظور کرائیں گے۔ مخالفوں کی پرواہ نہیں۔ کراچی آپریشن جاری رہے گا۔ تین سال تک ملک کو ایشین ٹائیگر اور اسلامی مملکت بنا کر دم لوں گا۔ تیرہ کروڑ عوام سینیٹروں کو شریعت بل منظور کرنے پر مجبور کردیں۔

سندھی ہونے کی سزا

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لیاقت علی اور بھٹو سندھی ہونے پر قتل ہوئے مجھے بھی سزا دی جارہی ہے۔ میرے خلاف مقدمے سننے کے لئے لاہور کے جج بٹھادیئے گئے ہیں اعلیٰ عدالتیں نواز شریف کی ملک دشمن سرگرمیوں کا نوٹس کیوں نہیں لیتیں؟ سندھ کے لوگوں کو نوکریوں سے برطرف کیا جارہا ہے۔ حکیم سعید کو نواز شریف نے قتل کرایا۔ گورنر راج مخالفین کو کچلنے کے لئے لگایا گیا ہے۔

پاکستان کی جیت

چمپینز ٹرافی میں اس وقت پاکستان ہاکی ٹیم نے زبردست اپ سیٹ کر دیا جب عالمی چیمپئن ہالینڈ کو دو گول سے شکست دے دی۔ اس وقت تک ہالینڈ کسی سے بھی نہیں ہارا تھا۔ پاکستان کے نئے کھلاڑیوں نے معجزہ کر دکھایا۔ پاکستان نے 5 اور ہالینڈ نے 3 گول کئے۔ ہالینڈ کو کسی بھی مرحلے پر میچ پر چھانے کا موقع نہ دیا۔

سینٹ میں ہنگامہ

سینٹ میں شریعت بل کے مخالفین کو سنگسار کرنے کے "فتوے" پر زبردست ہنگامہ ہوگیا۔ مولانا نیازی اور ساجد میر کے فتووں پر رضا ربانی نے تنقید شروع کی تو 80 سالہ مولانا نیازی برس پڑے "جاہل انسان میرا نام صحیح اور پورا لے" رضا ربانی نے کہا تمیز سے بات کریں۔ یہ انتہا پسندانہ رویہ ہے۔

متحدہ نے چیلنج کردیا

متحدہ قومی موومنٹ ایم کیو ایم نے گورنر راج کو ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا ہے۔

سندھ اسمبلی کی معطلی؟

وفاقی حکومت نے سندھ اسمبلی کو معطل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ وفاق کو خطرہ ہے کہ کہیں ارکان اجلاس بلا کر گورنر راج کے خلاف قرارداد منظور نہ کرلیں۔ وفاقی حکومت کی کوشش ہے کہ اجلاس نہ ہونے دیا جائے۔

حکمرانوں کے لئے بس سروس

پیپلز پارٹی کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ حکمرانوں نے اپنی شوگر ملوں کی چینی بھارت بھیجنے کے لئے بس سروس شروع کی ہے۔ یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ بھارت پاکستان کو دوسرے معاملات میں الجھا کر کشمیر سے توجہ ہٹانا چاہتا ہے۔

ڈبل سواری

انسپکٹر جنرل پنجاب جہانزیب برکی نے کہا ہے کہ ڈبل سواروں کو کوئی رعایت نہیں ملے گی۔ کراچی سے کوئی دہشت گرد پنجاب میں داخل نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ 90 فیصد دہشت گردوں کے کیس عدالتوں میں بھیج چکے ہیں فیصلہ کرنا عدالتوں کا کام ہے۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر)

احمد کیٹرنگ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز' پارٹی ڈیکوریٹر
• ہر قسم کی تقریبات کیلئے پکی پکائی دیگیں دستیاب ہیں۔
(خواتین کیلئے باپردہ سروس کی سہولت ہے)
343 فیروز پور روڈ لاہور نزد بہار مارکیٹ
☎ 853453, 5863738, 0342-7558315

ڈول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ
• صوفہ کلاتھ • ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی • شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے
(پردہ کلاتھ سلائی مفت)
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ

اکسیر موٹاپا | ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ | زد جام عشق | اکسیر لیکوریا کیپسول | چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے کلین اپ | سفوف اکسیر شوگر | جدید دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ ☎ 659